ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۱۵ شمارہ ۳۹ ، ۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۲۰۰۲ء ، ۱۹ تا ۲۵ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

## مسلمانوں کے دستوری حقوق کے تحفظ کے لئے

## جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام پرامن

# ملک و ملت بچاؤ تحریک وقت کی اہم ضرورت

### اندھی، گونگی اور بہری باجپئی حکومت کو جگانے کے لئے جمعیۃ علماء ہند کی یہ تحریک انشاء اللہ اس کے لئے تازیانۂ عبرت ثابت ہوگی ـــــ محمد سالم جامعی

[illegible]

> یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ ہندو راشٹر کا آر ایس ایس کا خواب اس وقت تک کبھی بھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس ملک میں اقلیتیں موجود اور ان کے دستوری حقوق محفوظ ہیں اس لئے سنگھ پریوار چاہتا ہے کہ ملک سے اقلیتوں کو ختم کر دیا جائے

[illegible]

# بحرالکاہل

# جہاں اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہتر مواقع موجود ہیں

بحرالکاہل میں مسلم برادری کو دو حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ ایک پرانے تارکین وطن اور دوسرے نئے تارکین وطن۔ پرانے تارکین وطن فجی میں ایک موثر اور فعال برادری کے قیام میں کامیاب رہے لیکن آسٹریلیا میں انہیں اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ نئے تارکین وطن نے آسٹریلیا میں اپنی منظم مربوط فعال و موثر تنظیم قائم کی اور اس کے اثرات بحرالکاہل کے دوسرے ملکوں میں بھی پھیلایا۔ بحرالکاہل میں مسلمانوں نے اپنے آپ کو چھ برادریوں کی صورت میں منظم کیا ہے۔ آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ، نیو کیلیڈونیا، پاپوا نیو گنی اور ٹونگا۔ مسلمانوں کو باہمی منظم مربوط کرنے کی کوششیں اب بحرالکاہل کی دوسری ریاستوں میں بھی شروع ہو چکی ہیں۔ فجی میں مسلمان سب سے زیادہ منظم و مربوط حالت میں ہیں۔ [illegible]

[illegible] (RISEAP) [illegible]

## بحرالکاہل کے چند چھوٹے ممالک

**پاپوا نیو گنی:** [illegible]

**سلومن آئی لینڈز:** [illegible]

**مغربی ساموآ:** [illegible]

**فرانسیسی پولی نیشیا:** [illegible]

**وانواٹو:** [illegible]

**یونائیٹڈ ٹرسٹ ٹیریٹری آف پیسفک آئی لینڈز:** [illegible]

**گوام:** [illegible]

**ٹونگا کنگڈم:** [illegible]

[illegible]

## بقیہ: ملک و ملت بچاؤ تحریک وقت کی اہم ضرورت

ص۱ سے

[illegible]

### دہلی حسن بخش کی مجلس منتظمہ کی نئی تشکیل

دہلی کے ایک سو پچپن (۱۵۵) سالہ [illegible]

[illegible]

## اے مرد مسلمان قبلۂ اول کی خبر لے

نتیجۂ فکر: حکیم ناظم عباس

[illegible]

### دشمن اسلام امریکہ

[illegible]

### اسامہ اور بش

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دھلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# مایاوتی کی قلابازی

دلت مفادات، اقلیتوں کا تحفظ اور سنگھ پریوار کے آگے نہ جھکنے کا دعویٰ کرنے والی اترپردیش کی وزیر اعلیٰ مس مایاوتی نے آخر کار اپنی کرسی بچانے کی خاطر سنگھ پریوار کے سامنے گھٹنے ٹیک ہی دیئے۔

اجودھیا کے بارے میں آٹھ ہفتوں کے اندر دوبارہ نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے کی بجائے مس مایاوتی نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ نہیں رکھتیں۔ مس مایاوتی نے انتہائی ڈرامائی انداز میں اعلان کیا کہ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد انہدام کے ماخوذ ملزمین لال کرشن اڈوانی، مرلی منوہر جوشی اور اوما بھارتی وغیرہ کے خلاف ان کی حکومت کوئی نیا نوٹیفکیشن جاری نہیں کرے گی۔ اس لیے کہ اس معاملہ پر اب دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے اس موقف سے سپریم کورٹ کو بھی آگاہ کر دیا ہے۔ مس مایاوتی نے "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق یہاں تک کہہ دیا کہ یہ معاملہ سی بی آئی کے پاس ہے اور یہ اسی کا کام ہے کہ وہ بابری مسجد انہدام کے ملزموں کے خلاف اس معاملہ سے متعلق قائم خصوصی عدالتوں میں مقدمات دائر کرے۔ مس مایاوتی نے اپنی حکومت کی اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ بابری مسجد سے متعلق مقدمات فیض آباد کی عدالت میں چلنے چاہئیں کیونکہ اجودھیا اسی ضلع کی عدالت کے دائرے میں آتا ہے۔ مس مایاوتی نے دوبارہ نوٹیفکیشن جاری نہ کرنے کے لیے یہ جواز بھی پیش کیا ہے کہ چونکہ سپریم کورٹ میں علیحدہ سے اس سلسلہ میں کوئی مقدمہ بھی دائر نہیں کیا گیا ہے اور سپریم کورٹ کی حالیہ ہدایت صرف ایک شخص کی نجی پٹیشن پر ہے اس لیے اسے ہدایت نہیں بلکہ صرف مشورہ کہا جاسکتا ہے اور اس مشورہ کے تعلق سے حکومت نے اپنے موقف سے سپریم کورٹ کو مطلع کر دیا ہے۔

مس مایاوتی نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے اس فیصلہ کا مقصد کسی کو بچانا نہیں ہے اور نہ ہی وہ ان مقدمات کو واپس لینا چاہتی ہے اور اس سلسلہ میں بی ایس پی اور اس کی حکومت کا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ اجودھیا کے تعلق سے عدالت جو بھی فیصلہ دے گی وہ اس پر عمل کرے گی۔ تاہم ان کی حکومت اس بات کے خلاف ہے کہ کسی اہم شخص کے خلاف الزامات کی سماعت کے لیے کوئی خصوصی عدالت قائم کی جائے ان کی حکومت کی رائے ہے کہ ہر شخص کے خلاف عام عدالتوں میں ہی مقدمات چلائے جانے چاہئیں کیونکہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور قانون و انصاف کی بالادستی کے لیے پہلے ہی ایک عدالتی نظام موجود ہے۔

مس مایاوتی نے نوٹیفکیشن دوبارہ جاری نہ کرنے کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اسے ہم "عذر گناہ بدتر از گناہ" سے ہی تعبیر کرسکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مایاوتی نے جو قدم اٹھایا ہے وہ صرف بی جے پی کے دباؤ میں ہی اٹھایا ہے۔ بی جے پی جولائی کے آخر سے ہی مایاوتی پر یہ دباؤ بناتے ہوئے تھی کہ وہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق کوئی نیا نوٹیفکیشن جاری نہ کرے تاکہ اس کے لیڈر خاص طور پر مرکزی وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعظم مسٹر لال کرشن اڈوانی، وزیر برائے فروغ انسانی وسائل مسٹر مرلی منوہر جوشی اور وزیر کوئلہ مس اوما بھارتی ملزموں کے کٹہرے سے باہر نکل سکیں۔ مس مایاوتی کو بھی بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ بی جے پی کی حمایت پر ہی اس کی حکومت ٹکی ہوئی ہے اور اگر اس نے حمایت واپس لے لی تو اس کا اقتدار کا محل ریت کے ذرّوں کی مانند ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے گا اور چونکہ اقتدار مایاوتی کا ایک نکاتی ایجنڈا ہے اس لیے ظاہر ہے وہ اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہیں۔

مایاوتی نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جہاں بابری مسجد کی شہادت کے لیے بی جے پی لیڈروں کو کلین چٹ دیتے ہوئے یہ کہا کہ "بابری مسجد کو کچھ سماج دشمن عناصر نے گرایا تھا" وہیں انھوں نے اپنی عادت کے مطابق اس کے لیے کانگریس اور سماجوادی پارٹی کو بھی ذمہ دار قرار دے کر اپنے اس نظریہ کو ظاہر کر دیا ہے کہ ان کے لیے مذہبی غیر جانبداری اور سیکولرزم کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ ان کی آخری منزل اقتدار اور صرف اقتدار ہے ورنہ اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے اور ملک کے عوام ابھی تک مایاوتی کی ان تقریروں کو نہیں بھول پائے ہیں جن میں وہ بی جے پی اور اس کے لیڈروں کو بابری مسجد انہدام کیلئے ذمہ دار قرار دیتی رہی تھیں۔

مایاوتی کی طرف سے بی جے پی کی اس حمایت سے ان کا اقتدار تو کسی خطرہ سے بچ جائے گا لیکن یہ بات صاف طور پر کہی جاسکتی ہے کہ آج ان کے سامنے دلتوں کا کوئی مفاد ہے نہ اقلیتوں کا تحفظ ان کے لیے کوئی معنی رکھتا ہے اور نہ ہی اپنی اصول پسندی کا دعویٰ ان کے پاس رہ گیا ہے ان کے سامنے صرف کرسی اور اقتدار ہے جس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی ہیں۔ مایاوتی کی اس اچانک قلابازی نے اس کے اس دعوے کی بھی پول کھول دی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے حکومت چلا رہی ہیں اور بی جے پی ان کی طرف دار جماعت ہے۔ ☐

# جواھر القرآن

سورہ ھود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۸۴-۹۰

حضرت شیخ الھند

○ اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیب کو بولا اے میری قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوائے اور نہ گھٹاؤ ماپ اور تول کو (ف۱) میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ حال اور ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے ایک گھیر لینے والے دن کے (ف۲)

○ اور اے قوم پورا کرو ماپ اور تول کو انصاف سے (ف۳) اور مت گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں (ف۴) اور مت مچاؤ زمین میں فساد (ف۵)

○ جو بچ رہے اللہ کا دیا وہ بہتر ہے تم کو اگر ہو تم ایمان والے (ف۶) اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان (ف۷)

○ بولے اے شعیب کیا تیرے نماز پڑھنے نے تجھ کو یہ سکھایا کہ ہم چھوڑ دیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے یا چھوڑ دیں کرنا جو کچھ کرتے ہیں اپنے مالوں میں تو ہی ہے بڑا باوقار نیک چلن (ف۸)

○ بولا اے قوم دیکھو تو اگر مجھ کو سمجھ آ گئی اپنے رب کی طرف سے اور اس نے روزی دی مجھ کو نیک روزی (ف۹) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ بعد کو خود کروں وہ کام جو تم سے چھڑاؤں (ف۱۰) میں تو چاہتا ہوں سنوارنا جہاں تک ہو سکے اور بن آنا ہے اللہ کی مدد سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے (ف۱۱)

○ اور اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کے یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ کہ پڑ چکا قوم نوح پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر اور قوم لوط تو تم سے کچھ دور ہی نہیں (ف۱۲)

○ اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور رجوع کرو اس کی طرف البتہ میرا رب ہے مہربان محبت والا (ف۱۳)

**فوائد:** —————— **علامہ شبیر احمد عثمانی**

ف۱ یہ قصہ بھی سورۂ "اعراف" میں گزر چکا۔

ف۲ یعنی خدا نے فراخی اور آسودگی عنایت کی اس کا [illegible] یہ نہیں کہ [illegible] آسائش و خوشحالی سلب ہو کر [illegible] عذاب مسلط نہ کر دیا جائے۔

ف۳ یعنی اب تک جو ظلم و عدوان کا معیار [illegible] اس کی اصلاح کرو۔

ف۴ یعنی صرف ماپ تول میں نہیں بلکہ کسی چیز میں لوگوں کے حقوق تلف مت کرو۔

ف۵ یعنی شرک و کفر سے [illegible] اور دوسری طرف اتلاف حقوق اور ظلم و ستم کر کے زمین میں فساد مت مچاؤ [illegible]

ف۶ ایک ایماندار کے لیے [illegible] حقوق ادا کر کے [illegible] بہتر ہے [illegible]

ف۷ یعنی میں نے نصیحت کر دی [illegible]

ف۸ [illegible]

ف۹ [illegible]

ف۱۰ [illegible]

ف۱۱ [illegible]

ف۱۲ [illegible]

ف۱۳ [illegible]

# ہرت پردیش کا اجیت سنگھ کا خواب
# مایاوتی نے چکنا چور کر دیا

وزیر اعلیٰ مایاوتی کے لیے مرکزی وزیر زراعت اور راشٹریہ لوک دل کے صدر اجیت سنگھ پریشانی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اتر پردیش میں کام کاج کو ٹھیک سے چلانے کے لیے ایک رابطہ کمیٹی بنائے جانے کو کہا۔ مایاوتی حکومت میں لوک دل بھی شامل ہے۔ رابطہ کمیٹی کے معاملے پر بی جے پی کے ساتھ بھی لوک دل کا جھگڑا ہوتا رہا ہے۔ لیکن معاملہ سلجھ نہیں سکا حالانکہ مایاوتی نے کچھ دن قبل کہا تھا کہ رابطہ کمیٹی تو پہلے سے ہی ہے اس کی ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے۔ مشترکہ حکومت میں شامل سبھی پارٹیوں کے نمائندے اس کے ممبر ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ مایاوتی کی قیادت میں بنی اس رابطہ کمیٹی پر خود بی جے پی میں کافی ہراسانی رہی ہے۔ راشٹریہ لوک دل کے صدر کے ہمراہ مایاوتی کے جواب پر صوبائی صدر نے کچھ بھی تبصرہ نہیں کیا۔

لیکن بات یہیں ختم ہوتی نہیں دکھائی دی۔ بی ایس پی۔ بی جے پی حکومت کی تشکیل کے ساتھ ہی رابطہ کمیٹی بنی تھی اس کی پہلی میٹنگ ۲۲ مئی کو ہوئی تھی ۲۲ مئی کو اس کی میٹنگ ہوئی اور حکومت میں شامل پارٹیوں کی رضامندی سے کم سے کم مشترکہ پروگرام بنا جس میں ریاست کی ترقی، قانون کی حکمرانی، دلت پسماندہ اقوام اور مذہبی اقلیتوں پر خاص توجہ دی گئی تھی اور ایک دن بعد بی جے پی کے اس وقت کے صدر کلراج مشرا اور بی ایس پی کے اس وقت کے ریاستی صدر دادا اور اجیت سنگھ سروج اور جنتا دل کے صدر سریش ترپاٹھی کو کمیٹی سے باہر کر دیا اور کہا تھا کہ رابطہ کمیٹی میں پارٹیوں کے صدور کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ کس پارٹی کی قیادت کون کرے گا۔ اس کا فیصلہ مایاوتی کریں گی۔

مایاوتی نے اس کے بعد ۱۲ جون کو کہا تھا کہ رابطہ کمیٹی کا ابھی تک تنازعہ کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے اسی طرح انھوں نے بلکہ سے تازہ کو ختم دے دیا ہے۔ دراصل وزیر اعلیٰ نے پرانے تنازعہ کو نیا انداز دیا ہے۔ ان میں وزیر برائے شہری ترقی لال جی ٹنڈن، وزیر تعلیم اوم پرکاش سنگھ (دونوں بی جے پی) دیبی، ایجوکیشن منسٹر (راشٹریہ لوک دل)، لوک تانترک کانگریس کے لیڈر [illegible] کے مطابق [illegible] کے مطابق رابطہ کمیٹی [illegible] بی جے پی کو وزیر برائے پارچہ اور ہریانی امور [illegible] سنگھ دیو راج بھر (بی ایس پی) وزیر برائے [illegible] شیام سندر شرما اور جنتا دل (متحدہ) کے لیڈر [illegible] بھی ہیں۔ کمیٹی کی صدر مایاوتی ہیں۔

کمیٹی کی میٹنگ عرصہ سے نہیں ہوئی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اجیت سنگھ نے رابطہ کمیٹی کی میٹنگ کی ضرورت محسوس کی اس طرح سے انھوں نے [illegible] ہرت پردیش کے لیے ایک [illegible] اور یہ کہ جب انتخابات ہونے تھے تو کئی پارٹیوں نے ہرت پردیش بنانے کی تجویز کی حمایت بھی کی تھی اسی طرح [illegible] کام [illegible] کی [illegible] ہے۔ پہ کہنے کی [illegible] اس کا بہتر استعمال ہو گا انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت ملک اور پارٹی کی ترجیح [illegible] مناسب نہیں ہے کہ کوئی کسان منڈی [illegible] کمیٹی بنے ہیں۔

اجیت سنگھ اور ان کی پارٹی دراصل یہ کہ ہرت پردیش بنانا اس کے انتخابی منشور کا ایک حصہ ہے۔ راشٹریہ لوک دل بی جے پی اور مایاوتی حکومت کی حمایت سے چل رہی ہے۔ ریاست کی بی ایس پی۔ بی جے پی حکومت میں راشٹریہ لوک دل کے ۱۴ ممبر اسمبلی ہیں۔ مقدمہ [illegible] پہ جھگڑا ہو گیا لیکن حکومت کے ٹوٹنے کے بعد سے اب تک [illegible] ہیں۔ جہاں تک اجلاس کے بعد ان کا [illegible] ہے اب رابطہ کمیٹی کے ہونے [illegible] اجیت سنگھ نے تمام موضوعات کی طرف وزیر اعلیٰ مایاوتی کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ راشٹریہ لوک دل کے ممبران اسمبلی لیڈروں اور حامیوں کو کام کرنے کے لیے کسی ایسے موضوع کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ ایسی حالت میں اجیت سنگھ نے دراصل یہ ہرت پردیش کی تجویز اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے اسپیکر سے درخواست کی اجازت نہیں دی اس لیے معاملہ میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہو سکی ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اجیت سنگھ اپنا ہرت پردیش کے دیرینہ مطالبہ کو تسلیم کرانے کے لیے کون سی حکمت عملی اپناتے ہیں۔ □□

## ہرت پردیش کے قیام تک ہماری تحریک جاری رہے گی

### لوک دل کے لیڈر وزیر زراعت مسٹر اجیت سنگھ کا انٹرویو

■ ریاستی تقسیم کی تجویز پر بی ایس پی۔ بی جے پی نے ساتھ کیوں نہیں دیا؟

■ دونوں پارٹیاں چھوٹی ریاستوں کے قیام کی حامی ہونے کا اعلان کرتی رہی ہیں۔ خود وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ہرت پردیش کی حمایت کا اعلان کر چکے ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں ان پارٹیوں کے امیدواروں نے ووٹ ہرت پردیش کی مانگ کی حمایت کا وعدہ کرتے ہوئے ووٹ مانگے تھے کچھ مجبوریاں رہی ہوں گی اسی وجہ سے بی جے پی نے حمایت نہیں کی۔ بی جے پی مجبوریوں سے گھری ہے۔ اسمبلی میں تجویز لانے سے پھر اس موضوع پر بحث شروع ہو گی ہے ہرت پردیش ایک تحریک ہے جو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ریاست کی تقسیم نہ ہو جائے۔

■ بی جے پی اور بی ایس پی کی کیا مجبوری ہو سکتی ہے؟

■ یہ تو ان پارٹیوں کے لیڈر ہی بتا سکتے ہیں کہ تجویز آنے سے سب سے زیادہ اعتراض کن کو ہے۔ بی ایس پی میں رہی۔ مشرقی یوپی کے ایک ایم ایل اے نے تو حامی ممبران اسمبلی کی میٹنگ تک بلائی۔

■ ہرت پردیش کی بحث سے لوک دل کے دونوں وزیر الگ کیوں رہے؟

■ بجٹ سے پہلے دن وہ دونوں رات تک ایوان جاری رہا۔ اسپیکر تجویز پر ووٹنگ نہ کرانے کا اشارہ دے چکے تھے اگر ووٹنگ ہوتی تو دونوں وزیر تجویز کے حق میں ہی ووٹ ڈالتے۔ ویسے اس موضوع پر ساری پارٹیاں بے نقاب ہوئی ہیں۔ دراصل سماج وادی پارٹی کے صدر ملائم سنگھ یادو نے اس موضوع پر حکومت توڑنے کی سازش رچی تھی۔

■ انتخابات سے پہلے آپ نے کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ کے لیے جو آر ایل ڈی کی حمایت دے گا وہ اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی ہرت پردیش کی تشکیل کی تجویز لانے کا وعدہ کرے گا اس بات کا کیا ہوا؟

■ جمہوریت میں حکومتی فیصلے کا احترام ضروری ہے جو پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف لڑیں آج حکومت کی معاون ہیں دوسری پارٹیوں کی طرح لوک دل کی بھی کچھ مجبوریاں ہیں لیکن یہ طے ہے کہ ہرت پردیش کی تحریک جاری رہے گی۔

■ آپ ریاستی حکومت کے کام سے مطمئن ہیں یا مرکز کی طرح ریاست میں بھی کم سے کم مشترکہ پروگرام کے لیے رابطہ کمیٹی والی بات ہونی چاہیے۔

■ ابھی کچھ کہنا جلد بازی ہو گی لیکن مطمئن نہیں ہو سکتا کام کاج میں رہ کر بہت سے معاملات کی جانکاری ہوئی ہے۔ چاول پالیسی بھی ہونی چاہیے حکومت تشکیل کے وقت لوک دل نے بھی ایک [illegible] کی بی جے پی اور بی ایس پی اس کی خواہش مند نہیں ہیں۔

■ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہرت کا مطلب دراصل بات کی جو پہلے چاول کے [illegible] لوک دل نے حکومت پر دباؤ بنانے کی کوشش تو کی لیکن اس کو کامیابی نہیں ملی؟

■ کسانوں کو گنا کی قیمت کا مطلب مناسب ہونا چاہیے ریاست کے بجٹ میں حکومت نے ۳۳ کروڑ روپیہ کا انتظام کیا ہے جس سے ادائیگی کی جا سکتی ہے۔

■ جس طرح کی وزیر اعلیٰ سے اپیل ہے کانگریس صدر سونیا گاندھی کے غیر ملکی ہونے کے مسئلے کو اجاگر کرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ کیا لوک دل کی کیا رائے ہے؟

■ یہ پوری طرح سے انتخابی موضوع ہے لیکن لوک دل ان مسئلوں میں الجھ کر ریاست کی ترقی سیاسی انتظام کے خاتمے کو اہم سمجھتی ہے۔ □□

## احسان جعفری کی بیٹی نسرین اپنے گھر کو دیکھنے کا حوصلہ نہیں کر پائی

مجھے نہیں پتہ تھی، یہیں میری شادی ہوئی اور میرے بچے بھی یہیں پیدا ہوئے یہ میرا گھر ہے، دیکھئے اس کی کیا حالت ہے۔ یہاں آنے کے بعد یہ یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا کہ یہ سب کچھ اپنے شہر میں اور آپ کے اپنے گھر میں ہوا ہے۔

سابق کانگریسی ایم پی مرحوم احسان جعفری کی بیٹی نسرین حسین دکھ کے ساتھ احمد آباد میں گلبرگ سوسائٹی کے گھر کو دکھا رہی تھیں۔ انھیں کوئی مشکل نہیں ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس دکھ کو سمجھ سکتے ہیں۔ جس دکھ سے نسرین گزر رہی ہیں جب یہ قیامت گزری تو وہ امریکہ میں تھیں یہاں ان کے والد کو ایک ہجوم نے گھیر کر جلا ڈالا اور وہ پولیس کو مدد کے لیے بلاتے رہ گئے۔

نسرین آج کل احمد آباد میں ہیں اور ۲۸ فروری سے ہندوستان کے بہتر کے لیے تیار [illegible] ہندوستانیوں کے ساتھ وہ گجرات میں احمد آباد جانے کے لیے یہاں آئی ہیں وہ گزشتہ چار برسوں سے امریکہ میں ہیں۔ ان کے شوہر ڈاکٹر حسین نے یہاں سے جانے سے پہلے فزیکل ریسرچ لیبارٹری میں کئی سال کام کیا۔ ۲۸ فروری کو جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد سے وہ دوسری مرتبہ یہاں آئی ہیں لیکن وہ گلبرگ سوسائٹی میں جا کر وہاں گھر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکیں۔

نسرین نے توجہ ظاہر کی کہ وہ غیر ریاستی ہندوستانیوں کی ٹیم کے ساتھ اپنا گھر دیکھ پائیں کی لیکن یہ بھلا لگ رہا ہے میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ میں بہت مضبوط ہوں لیکن اب پتہ نہیں کہ مجھے کیا ہو گیا ہے ان قتلوں کے بعد جب میں نے اپنی ماں کو دیکھا تو اسی طرح لگا کہ یہ صرف ایک ڈراؤنا خواب نہیں جس سے میں بیدار ہو جاؤں گی یہ سب حقیقت ہے اور وہ اصل میں ایسا ہی ہوا ہے۔

نسرین مسلسل کئی دنوں تک شہر میں گھومتی رہیں ہے انہیں محسوس ہوتا ہے کہ یہاں زیادہ کچھ نہیں بدلا ہے ان کا کہنا ہے کہ افسوس کی بات یہی ہے کہ وہی شہر ہے، آس پاس کے لوگ بھی وہی ہیں البتہ میرے گھر کے لوگ ویسے نہیں ہیں جیسے پہلے تھے۔

نسرین کے لیے سب سے زیادہ فکر کی بات ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑھتی ہوئی دوری ہے۔ انھوں نے کہا "مجھے لگتا ہے کہ احمد آباد کے گھر جیسے مشرقی ٹیکسی کی طرح ہو گئے ہیں دونوں فرقوں کے درمیان دیوار کھڑی ہو گئی ہے ... جس کو [illegible] ہوتی جا رہی ہیں لوگوں میں بے غیرتی کا جذبہ کا اور ارادہ ہو رہا ہے۔"

ان کے خاندان کے ساتھ جو ہوا اس کے باوجود نسرین کوئی کڑوا بیان ظاہر نہیں کرتیں، وہ کہتی ہیں کہ "میں حیرت زدہ ہوں جن بہت سے لوگوں سے میں ملی ہوں ان سب نے اس کے ہونے پر افسوس ظاہر کیا ہے جب میں ان کو بتاتی ہوں کہ میں کون ہوں تو وہ جذباتی ہو جاتے ہیں اور صرف تعلیم یافتہ لوگ ہی نہیں ہیں آٹو رکشا والے اور ٹیکسی والے بھی وہی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

نسرین کہتی ہیں کہ وہ "احمد آباد اور گلبرگ سوسائٹی میں اپنے گھر کی یادیں اور بچپن کو [illegible] نہیں بھول سکتیں" وہ کہتی ہیں گھر کی طرف دور تک دیکھتے ہوئے چاند کی میں ایک پل کے ہرت والی اسکول تک گئے ہوئے چاند میں، وہ دن تھے جب میں نے کبھی خوف محسوس نہیں کیا میرے بچے جب جاتے تو آٹھ سال کے تھے تو میں ان کو کھانے کے لیے لے جاتی تھی اور اس وقت مجھے خوف کی کوئی فکر نہیں تھی۔ □□

### نعت پاک

مجیب بستوی

جلوہ شہر مدینہ سے کہاں ہوتا ہے
آپ کا تذکرہ شاہ مدینہ کر لیں
ختم سرکار کو اللہ سلامت رکھے
یارو اللہ کا مشتاق نظر پر ہے
لوگ کہتے ہیں کہ محبوب خدا ایسا ہے
ان کے احسان و کرم میں زندگی ہے یہ زندگی
دل تڑپتا ہے بلالِ حبشی کی خاطر
ان کی سیرت کا صدقہ ہے پورا حاصل

اشک رو رو کے مری آنکھ سے رواں ہوتا ہے
اس سے پُر نور ضیا بار جہاں ہوتا ہے
چاند سے پیارا ہے مرا جو معراج ہوتا ہے
آپ کے پیروں میں دو بہار جہاں ہوتا ہے
ان کے دربار میں جنت کا سماں ہوتا ہے
دل میں ان کے شہ پیامبر جہاں ہوتا ہے
جب بھی یاد آتے ہیں آنکھ رواں ہوتا ہے
ان کے انوار سے معمور سماں ہوتا ہے

دل پہ جب تک چشم کرم ہو کرم آپ کا ہے
آپ ہوتے ہیں جہاں ہر جگہ وہاں ہوتا ہے

میزان

# چہرہ پس چہرہ

عبدالحمید نعمانی

اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں عالمی اور ملکی سطح پر جو خیالات و تاثرات ظاہر کیے جا رہے ہیں، وہ وارے ہوئے ذہنوں کی پیداوار ہیں۔ منفی جارحانہ خیالات کا اظہار کرنے والے دلیل، انصاف سے کام نہیں لے رہے ہیں، بلکہ انہیں ہر وقت اسلام کے معقول نظریہ کی لہر میں بہہ جانے کا خوف لگا رہتا ہے۔ ہندوستان میں ہندوتو وادیوں اور مغربی، یورپی ممالک میں یہودیوں اور صیہونی طاقتوں کے زیر اثر حکومتوں اور تنظیموں کے پاس اسلام کے مقابلے میں پیش کرنے کے لیے کوئی ایسا پیغام نہیں ہے، جو انسان کے دل اور دماغ کو حقیقی، روحانی طور پر مطمئن کر کے بلندیوں کی سمت میں لے جا سکے۔ یہودیوں نے اپنی شناخت ایک سود خور، سرمایہ دار، نسل پرست، سازشی قوم کی حیثیت سے قائم کی ہے۔ جب کہ عیسائیوں نے دین خدا کو دین انسانی، بشر پرستی کے ساتھ انسانوں کو شخصیت پرستی کے جال میں پھنسا کر منتشر نظریے کی دلدل میں ڈال دیا ہے۔ ہندوتو وادیوں نے برہمن واد کو ہندوتو کا نام دے کر سماج کو ایسی دلدل میں پھنسا دیا ہے کہ سچ اور حقیقت کا رنگ دے کر اسے روح، اطمینان اور شائستگی کی بجائے نفرت و تقسیم کے حوالے کر دیا ہے۔ انسانوں کو اعلیٰ و ادنیٰ کے خانوں میں تقسیم کر دیا ہے، نہ انہیں روحانی تعلق سے کوئی ایسا اتحاد نظر نہیں آتا ہے، جہاں تمام انسانوں کی بات ہو اور خود اپنے سماج کے دیگر طبقات کے افراد کو اعلیٰ ہو سکے۔ برہمن واد جیسے بڑی ہوشیاری، چالاکی سے ہندوتو کا پیراہن کا نام دے دیا گیا ہے، کے لیے ہمیشہ ایک ایسے گروہ یا طبقہ کا ہونا ضروری ہے، جس سے برہمن وادی مختلف شکلوں میں اپنی نفرت و حقارت کا اظہار کر سکیں، جس سے ان کی انا پرستی و برتری کی تسکین ہوتی رہے۔ اس کے بغیر برہمن واد کے وجود کا کوئی جواز معلوم نہیں ہو پاتا ہے۔ جن ذاتوں اور پسماندہ جاتیوں اور قبائل کو اپنے پست مقاصد کے حصول کے لیے عیسائیوں، مسلمانوں، سکھوں کے قتل عام کے لیے، برہمن وادی استعمال کرتے رہتے ہیں، انہیں ملک کے مختلف حصوں میں نفرت و حقارت کے ساتھ قتل عام جیسی صورت کا سامنا کرنا

پڑتا ہے۔ دریجنوں کو دیشن دیے جانے کے اعلان و اقدام کے ساتھ ملک کے دیگر حصوں کے ساتھ اس گجرات میں بھی انہیں قتل و غارت گری کا شکار ہونا پڑا، جہاں مسلمانوں کے قتل عام میں انہیں استعمال کیا گیا۔ ہزاروں سال سے ذات، جات پات اور سماجی اونچ نیچ میں یقین رکھنے والوں کے ظلم و بربریت کا نشانہ بنتے آئے ہیں، لیکن مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے بعد برہمن وادیوں کی نفرت و حقارت تقسیم ہو کر ان کے حصہ میں بھی آئی۔ یہ المیہ ہے کہ تعلیم و تربیت کی کمی کی وجہ سے دلت اپنے دوستوں، دشمنوں کی شناخت میں دھوکہ کھاتے رہتے ہیں اور جنرل مشہور دلت لیڈر ایل آر نائک اور برہمن وادیوں کی سازشوں اور چالوں کا بار بار شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ مسلمانوں نے انہیں کبھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی، بلکہ مسلمانوں کی وجہ سے ہندو سماج میں دلتوں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ لیکن انگریزوں، دلتوں اور دیگر پسماندہ جاتیوں و قبائل میں صحیح طور پر مثبت، مضبوط لیڈر شپ اور رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔

یہ بڑی خوشی، آنحد اور امید افزا بات ہے کہ تاریخ میں ملک گیر تنظیم جمعیۃ علماء ہند کی کوششوں سے انجمنوں، دلتوں اور پسماندہ جاتیوں و قبائل کے ساتھ وطن پرست پارٹیوں، تنظیموں، رہنماؤں کا ایک محاذ تشکیل پا رہا ہے اور اس سلسلے میں

**یہ المیہ ہے کہ تعلیم و تربیت کی کمی کی وجہ سے دلت اپنے دوستوں، دشمنوں کی شناخت میں دھوکہ کھاتے رہتے ہیں اور برہمن واد کا شکار ہو جاتے ہیں**

متعدد ریلیاں اور کانفرنسیں دہلی، حیدرآباد، کلکتہ، چنئی (مدراس) بھاگلپور اور لکھنؤ میں منعقد ہو چکی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید اسعد مدنی اور جنرل سکریٹری مولانا سید محمود مدنی کی قیادت میں

انجمنوں، دلتوں کے اتحاد کی سمت میں کامیاب پیش رفت ہو رہی ہے۔ ۲۰/۲۱ ستمبر ۲۰۰۲ء کو مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی میٹنگ اور نمائندہ اجتماع میں اقلیت، دلت محاذ کی تشکیل پر اور اپنے حقوق اور مطالبات کو تسلیم کرانے کے لیے تحریک سول نافرمانی چلانے کے لیے اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ جمعیۃ علماء ہند کی جدوجہد کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں یہ ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ جب جب بھی کسی تحریک کو فرقہ پرست، برہمن وادیوں کی انصاف، مساوات، آئینی آزادی کے خلاف مہم ہو، امن اور آزادی کے ماحول میں دلتوں کا وجود بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، اس لیے صیہونی اور برہمن وادی چاہتے ہیں کہ سماج میں بدامنی، انتشار، بحران اور شدت پسندی اور انسانی تفریق کا ماحول پروان چڑھے۔ جھوٹ اور باطل کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اسے امن و مساوات کا ماحول راس نہیں آتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیں کہ امن کے ماحول میں مختلف صوبوں میں بی۔ جے۔ پی کی

کیا گئت بی دام جنم بھومی کی تحریک سے پہلے جبکہ فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں تھی، تب کہاں کھڑی تھی۔ صیہونی، مغربی اور اشتراکی طاقتوں کی بیمار ماحول میں ہی بامقصد حالت ہو جاتی ہے، اس کے مد نظر ہی یہ طاقتیں مختلف عنوانوں کے تحت، جارحیت، شدت پسندی اور قتل و بربریت کا ناچ ناچتی ہیں۔ بی۔ جے۔ پی کو آر۔ ایس۔ ایس کی

رہنمائی میں ملک کے ہر صوبے میں ایک مودی کی حالت ہے۔ مرکز میں لال کرشن اڈوانی کو نائب وزیر اعظم بنانے اور یوپی میں ونے کٹیار جیسے فاشزم کے علمبردار، جارحیت و دہشت پسند کو یوپی اکائی کا پارٹی صدر بنانا، امن پسندی، انصاف پروری کے خلاف حتمی مہم کا ہی حصہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے کمزوروں، مظلوموں، محروموں اور امن و انصاف اور حریت اور مساوات پر یقین رکھنے والوں کے لیے چاہے وہ کسی بھی فرقے و مذہب سے متعلق رکھتے ہوں، ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ امن و انصاف کی فضا اور قانون و دستور کی بالادستی کی بقا کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ امن، سیکولرازم اور جمہوریت کی صرف بات کرنے سے کام نہیں چلے گا، بلکہ فاشسٹوں کے خلاف متحد و منظم ہو کر سامنے آنا ہوگا، کیونکہ اقدام عمل کے مقابلے میں صرف زبانی باتوں کی کوئی اہمیت و افادیت نظر نہیں رہ جاتی ہے۔

گجرات میں گورو یاترا کے ذریعے بی جے پی اور فرقہ پرست عناصر ملک کی اکثریت کے سامنے جو پیغام دینا چاہ رہے ہیں، وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ کانگریس قیادت والی سرکاروں، پنجاب، اترانچل، مدھیہ پردیش اور دہلی میں آر ایس ایس اور بی جے پی نظیم، وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل جیسی اشتعال انگیزی اور نفرت انگیز سرگرمیوں میں ملوث ہیں، وہ انتہائی تشویشناک ہیں۔ تو گڑیا اور اشوک سنگھل جیسے دوامن بھارت کی فضا کو خراب کر رہے ہیں، اس کینہ پن کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، اور گجرات کے حالات سے اسلام کا صفایا کر دینے کا کھلا اعلان اور اعتراف کر رہے ہیں ایک مہذب سماج میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی یقین تھا کہ انسانی اموات کے سوداگروں کے پاس سماج کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ اب اس یقین میں مزید اضافہ ہو گیا ہے کہ ضمیر و ایمان سے خالی دل و دماغ و انسانیت کو ایک کھری ملامت کے سوا کچھ نہیں دے سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ سوال ہر سب کے سامنے بھی آ جانا چاہیے۔ □□

گوشۂ روزگار

## فیشن ٹیکنالوجی میں عمدہ روزگار

موجودہ دور فیشن کا ہے، فیشن کے تئیں لوگوں میں بیداری تیزی سے پھیلتی رہی ہے۔ فیشن اب چند مغربی ممالک تک ہی محدود نہیں رہ گیا ہے، ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں اس کی مانگ بڑے شہروں سے ہوتے ہوئے چھوٹے شہروں اور قصبات کی طرف آ رہی ہے۔ سرکار کے ذریعہ چلائے جانے والے ادارے، جیسے این آئی ایف ٹی اور این آئی ڈی فیشن صنعت کے تربیت یافتہ پیشہ وروں کی بڑی مانگ کو پورا نہیں کر پاتے تھے، لیکن ملک میں آج بھی فیشن ٹکنیک کے میدان میں تربیت یافتہ پیشہ وروں کی کافی کمی ہے۔ نجی کمپنیوں کے ذریعے اس کمی کو پورا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ حکومت نے ۱۹۸۶ء میں حکومت ہند کی

وزارت پارچہ بافی نے فیشن انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی نیویارک کے تعاون سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی قائم کیا تھا۔

فیشن کیریئر کے طور پر آج ایک منافع بخش میدان تیار ہوا ہے اس میدان میں سب سے زیادہ روزگار کے امکانات ہیں۔ اس میں فیبرک ڈیزائنر، فیبرک اسسٹنٹ، رنگ ماہر، فیبرک ٹیکنالوجی، خام مال ماہر یا مرچنڈائزر، فیشن کوآرڈی نیٹر، کوالٹی کنٹرول آفیسر، فیشن تجزیہ نگار، فیشن شو آرگنائزر، فیشن ایجنسی ایگزیکٹو یا فیشن کنسلٹنسی کے پیشہ میں کیریئر شروع کر سکتے ہیں۔ اگر آپ میں فنی ذوق ہے اور آپ تصوراتی ہیں اور فیشن کے میدان میں آپ کی دلچسپی ہے تو آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے کچھ دنوں میں اپنے اچھے مستقبل کی شروعات کر سکتے ہیں۔ کچھ دنوں تک تجربہ حاصل کر کے اپنا کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستانی ملبوسات صنعت ہندوستان میں برآمد کیے جانے والے کل مال کے ۱۲ فیصدی حصہ پر قبضہ کیے ہوئے ہے، اس لیے اس میدان کے کیریئر میں دوسرے کیریئروں کی بہ نسبت زیادہ اضافہ کے امکانات ہیں۔ ایک فیشن ایگزیکٹو یا مرچنڈائزر کو ایک سیکھنے والے کے طور پر ابتدائی تنخواہ ۳۵۰۰ روپیہ تک مل جاتی ہے جو تین سال میں بڑھ کر سات ہزار سے آٹھ ہزار روپیہ تک ہو جاتی ہے۔ خاص تخلیقی صلاحیت والے افراد ایک ماہ میں ۲۰ سے ۲۵ ہزار روپیہ تک کما لیتے ہیں۔

اپنے ملک میں اس میدان میں تعلیم دینے والے ادارے بھی پھیلتے جا رہے ہیں۔ این آئی ایف ٹی، آئی آئی ایف ٹی، پرل اکیڈمی، ایس این ڈی ٹی جیسے ادارے ہیں، جہاں داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد داخلہ ملتا ہے۔ پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما اِن ٹیکسٹائل کیمسٹری ایڈوانس ڈیزائننگ میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

ہائر سیکنڈری اور گورنمنٹ سرٹیفکیٹ کے لیے گریجویٹ ہے۔

اس میدان میں بے پناہ امکانات کو دیکھتے ہوئے آج کے نوجوان خود کو صرف لباس سازی تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہتے بلکہ اس سے آگے انڈسٹریل ڈیزائننگ، ٹیکسٹائل ویوننگ اور جیولری ڈیزائننگ میں بھی اپنے تصورات کو عملی شکل دینے کو تیار رہتے ہیں۔ زیادہ جانکاری کے لیے مندرجہ ذیل اداروں سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

- راشٹریہ فیشن ٹکنیک انسٹی ٹیوٹ، حوض خاص، این آئی ایف ٹی کیمپس، نزد گل موہر پارک، نئی دہلی
- پالی ٹیکنیک فار وومین، اے۔۳۰، رنگ روڈ، نئی دہلی
- اکیڈمی آف فیشن اسٹڈیز، پی-۳۰، گنگوتری، الکنندا، نئی دہلی
- سوفیا پالی ٹیکنیک، بھولا بھائی دیسائی روڈ، ممبئی
- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن پالڑی، احمد آباد □□

# بہار کا ٹرین حادثہ

راجدھانی ایکسپریس کے ساتھ ۱۰ اور ۱۱ ستمبر کی درمیانی رات کو ہونے والا حادثہ ریل حادثوں کی تاریخ میں اب تک کے سب سے بڑے حادثوں میں ایک بتا جا رہا ہے۔ اس میں تقریباً ۱۵۰ سے زیادہ لوگ مارے گئے ہیں۔ بہار کے اورنگ آباد ضلع کے رفیع گنج اسٹیشن کے پاس آدھی رات کو حادثہ ندی پر بنے ہوئے ایک پرانے پل سے گزرتے ہوئے ہاوڑہ سے نئی دہلی آ رہی ۲۳۰۱ اپ راجدھانی ایکسپریس حادثہ کا شکار ہو گئی۔ اس گاڑی میں ۵۵۹ مسافر سوار تھے۔

جس وقت حادثہ ہوا ہاوڑہ۔ راجدھانی ایکسپریس ۱۳۰ کلومیٹر کی رفتار سے چل رہی تھی کہ دھاوا ندی پر حادثہ پیش آیا۔ پل سے گزرتے ہوئے اس کے ۱۳ بوگیوں میں سے ۸ ڈبے ندی میں گر گئے۔ ایک انجن اور تین ڈبے پل کو پار کر چکے تھے۔ اے سی ڈبے ندی سے ٹکرا گئے۔ اس میں ۳۰ لوگ سوار تھے۔ یہ ڈبے ندی کے کنارے پر گرے۔ جبکہ دو بوگیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ ایک کوچ پوری طرح پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔

وزیر ریل نتیش کمار، بہار کی وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی اور ریلوے کے سینئر افسران راحت کے کاموں کی نگرانی کرنے کے لیے پہنچے۔ حادثہ میں مارے گئے لوگوں کو ایک ایک لاکھ روپیہ، شدید طور پر زخمی لوگوں کو ۲۵۰۰۰ ہزار اور معمولی زخمیوں کو پانچ ہزار روپے دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی نے اس سے انکار کیا ہے۔ اٹل بہاری واجپئی نے کہا کہ وزارت ریل کے سیکورٹی انتظامات میں لاپرواہی کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا ہے۔ حادثہ ہوا۔ انھوں نے کہا کہ ریلوے کی سیکورٹی میں کافی کمی ہے لیکن اس کی مرمت کے لیے کوشش کی گئی۔ انھوں نے فوج اور مقامی انتظامیہ کے ذریعے کیے جا رہے کام کی تعریف کی۔

بہار میں ہونے والے اس حادثہ کے بعد نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہوا ہی کا ماحول تھا۔ اپنے رشتہ داروں کی خیریت جاننے کے لیے پریشان حال رشتہ دار اسٹیشن پر پہنچے۔ اس کے بعد بھی ان کے ساتھ ہی ان کے حصہ میں کچھ نہیں آیا۔ کئی لوگ ایسے تھے جو رات کو ریلوے اسٹیشن کی انکوائری پر رشتہ داروں کا حال جاننے کے لیے بھٹک رہے تھے۔ لیکن ریلوے کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔

اس کے پاس مسافروں کے گھروں کے پتے تک نہیں تھے جبکہ ہر ڈبے کے باہر مسافروں کی فہرست لگی رہتی ہے۔ ہاوڑہ سے دہلی آ رہی راجدھانی ایکسپریس کے حادثہ کے بعد کتنے لوگ اس کے ایک کوچ میں سوار تھے اور کتنے لوگ باہر رہ گئے یہ بھی ان کی جانکاری نہیں ہے۔

مر گئے اس کی جانکاری ۴۸ گھنٹے بعد بھی نہ مل سکی۔ ریلوے کے افسران کے پاس نہیں تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ افسران صرف ان کی معلومات دے رہے تھے جو اسٹیشن تک ۲۳۰۱ ریزرویشن کرا کر سوار تھے۔ ریلوے ریکارڈ سے ان میں سے ۳۲۱ نے ریزرویشن کرا رکھا تھا۔ بہرحال

مسافروں کے ہم بھی ویٹنگ لسٹ میں تھے لیکن اس گاڑی میں سوار تھے۔ اس کے بارے میں افسران کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ ہر حادثہ کے بعد ریلوے ایسی کوتاہیاں اور لاپرواہیاں چھپانے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور حادثوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

# پہلے کے مقابلے ٹرین حادثات میں کمی

گذشتہ پانچ سال سے ریلوے حادثوں کا ایک سلسلہ سا چل رہا ہے۔ ہر سال ریل بجٹ میں بھی اس کو ترجیح دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود حادثوں کی تعداد کم نہیں ہو رہی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

یہ کہنا غلط ہے کہ حادثوں کی شرح بڑھی ہے۔ جب ہم دوسرے ملکوں سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہندوستان میں حادثات کم ہوئے ہیں۔ ۱۹۹۱ سے ابھی تک کے اعداد و شمار ہمارے پاس ہیں۔ حادثات کی تعداد پہلے ۵۰۰ تھی جو گھٹ کر ۳۵۰ رہ گئی ہے۔ اس کے بعد ۲۵۰ تک ہو گئی ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری سیکورٹی بہتر ہوئی ہے۔ ریلوے میں ۱۹ کروڑ لوگ سفر کرتے ہیں۔ تقریباً پچاس فیصد سیکورٹی کا کام بھی دیکھتے ہیں۔ اس حادثہ میں دو طرح کا کام کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف سیکورٹی کا شعبہ ہے اور دوسری طرف سسٹم کو درست کرنا ہے۔ اس کے تحت ریلوے اسٹاف کو جدید ٹریننگ دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ریلوے ٹریک کی سلامتی کے مطابق جانچ کی جا رہی ہے۔ ایک خصوصی تحقیق کرائی گئی ہے۔ ریلوے پلوں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ٹریک کو بہتر بنانے کے لیے ۱۷ ہزار کروڑ ۲۰ ہزار کلومیٹر کی ٹریک کی جانچ کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہم جدید ٹرین پروٹیکشن ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں۔

کے لیے ہی سیفٹی اصول بنائے گئے ہیں۔ لیکن ان سیفٹی انتظام کے بعد بھی ہم کیسے محفوظ ہیں؟

بڑھتے ہوئے ٹریفک میں ہم حادثات کو ایک حد تک ہی کم کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ترقی یافتہ ممالک کی طرح ترقی یافتہ تکنیک نہیں ہے۔ لیکن ممالک کے پاس ہیں بھی وہاں بھی حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہمیں بھی جن حادثات کا خوف ہے۔

ریلوے اسٹاف کی بھول کا حصہ حادثہ میں کتنا ہے؟ فیصدی حادثوں میں رہتی ہے۔

ریلوے سیفٹی کمشنر کی رپورٹ آنے کے بعد قصور واروں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

حادثہ کی ذمہ داری کس کی ہے؟

ہیں۔ ان میں کیا وجوہات شامل ہیں؟ ریل حادثہ کے سوتے تو چار وجوہات ہیں۔ ایک آلات کا ناکام ہونا۔ دوسرا پٹری ٹوٹنا۔ تیسرا انسانی غلطیاں اور چوتھا دیگر وجوہات۔

انسانی بھول اور ٹوٹ پھوٹ کا کتنا حصہ ہے؟

ریلوے اسٹاف کی بھول کا حصہ ہے لیکن ٹوٹ پھوٹ کا ۳۰ فیصدی حادثات میں حصہ رہا ہے۔

ریلوے سیفٹی کمشنر کی رپورٹ آنے کے بعد قصور واروں کے خلاف کارروائی کرنے کی کیا تفصیل ہے؟

حادثات میں ریلوے اسٹاف کو برخاست اور معطل کرنے جیسے اقدامات۔

# حادثوں کو پوری طرح

## ریلوے بورڈ کے سابق چیئرمین

وزیر ریل نتیش کمار کا بیان آتا ہے کہ حادثہ کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حادثات میں ریلوے سے کچھ ایسا لگتا ہے کہ نیا بجٹ ہی ایسا ہے۔

کافی عرصہ سے کہ حادثوں کو پوری طرح روکنا ممکن نہیں ہے۔ ریلوے کے ۳۰ ہزار ۱۵۰۰ ٹرین چلتی ہیں۔ ہر سال ۸۵۰۰ ٹرین حادثے ہوتے ہیں۔ ۲۳ ہزار کلومیٹر ٹریک ہے۔

ریلوے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ریلوے کے بارے میں جانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ریلوے کے پاس جدید تکنیک نہیں ہے۔ ریلوے میں ہر سال ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے جاتے ہیں۔ حادثے کی صورت میں

ریلوے کو بجلی سے چلانے کی ضرورت ہے۔ ریل حادثوں میں ہر سال ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں۔

ریلوے میں سرمایہ کی کمی ہے۔ ریلوے پر صرف اس سال ۳۲ ہزار کروڑ روپے کے نئے منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے۔ ریل حادثوں میں ہر سال اسی طرح لوگ مارے جاتے ہیں کیا اس کے لیے

### گاؤں والے محافظ بن گئے ورنہ دوگنے لوگ مرتے

گاؤں والے حادثہ کے بعد مدد کے لیے دوڑ پڑے۔ حادثہ کے وقت رات ساڑھے دس بجے تھے۔ گاؤں والوں نے اپنی جان پر کھیل کر ڈبوں میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا۔ اگر گاؤں والے نہ ہوتے تو مرنے والوں کی تعداد دوگنی ہوتی۔ گاؤں والوں نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا اور انھیں کھانا پانی دیا۔ گاؤں والوں نے پوری رات جاگ کر امدادی کام کیا۔ ریلوے کی امدادی ٹیم صبح پہنچی۔ تب تک گاؤں والوں نے زیادہ تر زخمیوں کو نکال لیا تھا۔ گاؤں والوں نے مسافروں کا سامان بھی محفوظ رکھا اور بعد میں پولیس کے حوالے کیا۔ زخمیوں کو اورنگ آباد اور گیا کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔

# عالم اسلام

## عراق کے پاس مہلک ہتھیار نہیں

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ معائنہ کار بلکس نے کہا ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ عراق کے پاس مہلک اسلحہ ہے یا انھیں وہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ ابھی عراق کے اسلحہ پروگرام کے بارے میں کئی ایسے سوال ہیں جن کا جواب دیا جانا ضروری ہے۔ انھوں نے عراق سے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو واپس آنے کی اجازت دینے کو کہا جس کے بغیر کسی ثبوت کے عراق پر ایسے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔

## چین میں مسلمانوں کے خلاف کارروائی

نئی دہلی: انسانی حقوق کی پامالی کے الزامات کا نشانہ رہے چین نے دہشت گردی کے خلاف چین الاقوامی مہم کی آڑ میں جن ژانگ صوبہ میں مسلمانوں کو کچلنے کی مہم تیز کر دی ہے۔ چین کے اس صوبہ میں رہنے والے یغور نسل کے لوگوں پر علاحدگی پسندی کا الزام لگا کر مظالم کیے جا رہے ہیں۔ اس صوبہ کے مسلمانوں کی زبان ترکی ہے اور وہ اس صوبہ کو مشرقی ترکستان کہتے ہیں۔ کافی عرصہ سے اس ژن ژیانگ کو آزاد ریاست بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

## سیاحتی سکریٹریٹ کے قیام کی تجویز

کوالالمپور: ملیشیا نے تجویز پیش کی ہے کہ او آئی سی تمام ۵۶ ممبر ممالک میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے سیاحتی سکریٹریٹ کی تشکیل کرے۔ ملیشیائی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ثقافت، آرٹ اور سیاحت کے وزیر عبدالقادر شیخ نے کہا کہ ملیشیا نے اس سکریٹریٹ کیلئے خود جگہ اور ماہرین مہیا کرانے کی تجویز رکھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سکریٹریٹ کا قائم ہونا ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ملیشیا میں ہی ہو۔

## جدید انقلاب پر مشترکہ سیمینار

قاہرہ: جدید انقلاب کے جدید طریقوں پر ایک سیمینار کا انعقاد اس ماہ کے آخر میں قاہرہ میں منعقد کیا جائے گا جس میں عرب اور عالمی ماہرین شرکت کریں گے۔ کویتی خبر رساں ایجنسی کونا نے بتایا کہ اس اجلاس میں معاشی و تکنیکی فروغ کے شعبہ میں موجودہ عالمی چیلنج کے دیگر تربیت کے طریقوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس کے علاوہ انقلاب کے شعبہ میں کمپیوٹر کے استعمال کی تکنیک کے اثرات اور انفارمیشن انقلاب جیسے اہم امور پر گفتگو ہوگی۔

## پاکستانیوں کی رہائی کی کوششیں جاری

اسلام آباد: پاکستان ان ۸۵ پاکستانیوں کی رہائی کے لیے امریکہ سے بات کر رہا ہے جن کو مشتبہ دہشت گردی کے طور پر گوانتانامو میں قید کر کے رکھا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے یہ اطلاع دی۔ ترجمان عزیز احمد خاں نے کہا کہ ہماری اپیل ہے کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگوں کی ہے جن کا القاعدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ طالبان میں سے کوئی بھی پاکستانی نہیں ہے۔ مسٹر عزیز نے ان خبروں کو قیاس آرائی بتایا کہ اسامہ بن لادن پاکستان کے بارہ مقامات میں چھپا ہوا ہے۔

## کھنیا میں اجتماعی قبریں برآمد

کنشاسا: کھنیا میں بھی اب اجتماعی قبریں ملی ہیں۔ فرانسیسی پریس ایجنسی کے مطابق کھنیا کے ایک مرکزی ضلع میں چار ایسی قبریں پائی گئی ہیں جن میں لوگوں کو ایک ساتھ دفن کر دیا گیا تھا۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ جہاں یہ قبریں ملی ہیں، وہاں پہلے مسلمان آباد تھے۔

## عالمی خبریں

### جاپان میں معمر اشخاص کی تعداد میں اضافہ

ٹوکیو: جاپان میں ۱۰۰ سے زیادہ برس کی عمر والے بزرگوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جاپان کی وزارت صحت کی طرف سے جاری کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق اس سال ایسے بزرگوں کی تعداد بڑھ کر [illegible] تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ۸۴ فی صدی خواتین ہیں۔ [illegible]

### انسانی معاشرہ دو حصوں میں تقسیم

جوہانسبرگ: [illegible]

### برازیل طیارہ حادثہ کی تحقیقات شروع

برازیلیا: [illegible]

### برطانیہ کے جہاز میں آگ

لندن: [illegible]

### [illegible]

دہرہ دون: [illegible]

### [illegible]

سیول: [illegible]

# [illegible] حادثات اسی طرح ہوتے رہیں گے؟

[illegible]

# [illegible] کمی آئی ہے

## ریلوے بورڈ کے موجودہ چیرمین مسٹر رانا کا ایک انٹرویو

[illegible]

# [illegible] پانا ممکن ہے

## [illegible] مسٹر وی کے اگروال کا انٹرویو

[illegible]

# مسجد کی فضیلت اور نماز باجماعت کے آداب

اللہ اور اس کے رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور توحید و رسالت کی گواہی دینے کے بعد پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی ہے۔ عورتوں کو اپنے گھروں میں اور مسلمان مردوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے کہ آؤ نیکی کی طرف، آؤ فلاح کی طرف۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب سے محبوب جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بدترین جگہ بازار ہیں۔" عام مشاہدہ کی بات ہے کہ اس سائنسی دور میں یہ ایک خوش آئند امر ہے کہ نوجوان طبقہ مساجد میں زیادہ نظر آ رہا ہے۔ مساجد میں نماز پڑھنے کے آداب میں یہ ہے کہ نمازی اپنے گھروں سے وضو کر کے اور ہو سکے تو سنتیں پڑھ کر چلیں۔ گھر سے وضو کر کے اور سنتیں نہ پڑھ کر چلنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ [illegible] اوقات مساجد میں پانی کی تنگی ہوتی ہے اور قطار سے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ دوم جو مقتدی گھر سے سنتیں پڑھ کر نہیں آتے وہ جلدی جلدی جہاں بھی سنتیں پڑھنے کی جگہ خالی ہوتی ہے کھڑے ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے آگے کی صفوں میں جانے والے نمازیوں کو پریشانی ہوتی ہے اور بسا اوقات انہیں نماز کاٹ کر آگے جانا پڑتا ہے۔

حضرت بشر بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالدؓ نے انہیں ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابو جہیمؓ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔"

اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسا کر دے۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے اس وقت ہم میں سے کوئی ایک پیٹھ نہ جھکاتا تھا، جب آپ سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

(۶) بعض نمازی جو فرض ختم ہونے کے بعد [illegible] کی خواہش رکھتے ہوں انہیں چاہیے کہ پچھلی صف میں [illegible] نماز ادا کریں [illegible]۔

(۷) [illegible] فرض نماز ادا کرنے کے بعد نمازی مسجد کے [illegible] سنتیں ادا کرتے ہیں۔ انہیں یہ [illegible]

رکھتے ہیں لیکن اس حوالے سے وہ یہ نہیں سوچتے کہ [illegible] مسجد اللہ کا گھر ہے۔ وہاں [illegible] چاہئے۔ [illegible] خصوصاً جب

خطبہ جمعہ ہو یا جب جمعہ کی نماز کے لیے امام صاحب نیت باندھ لیتے ہیں [illegible] امام صاحب سلام پھیرتے ہیں [illegible]

(۱۰) بعض واقعات حضرات جمعہ کے دن نماز سے [illegible]

## خلیفۂ راشد حضرت عثمان بن عفانؓ کی بد دعاء

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام کے علاقہ کے ایک بازار سے گزر رہا تھا کہ [illegible] آگ، آگ [illegible] اس شخص کے پاس گیا [illegible] اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور دونوں آنکھیں اندھی تھیں [illegible] امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آگ [illegible]
(ماخوذ: [illegible])

باجماعت نماز کی ادائیگی کے دوران ضروری ہے کہ امام کی مکمل اتباع کی جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جبکہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ

مسجد کے آداب میں مندرجہ ذیل باتوں کو معمول بنایا جائے تو عبادت میں نکھار اور خشوع و خضوع پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱) کوشش کی جائے کہ نمازی اپنے اپنے گھروں سے وضو کر کے اور فرض سے پہلے کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں آئیں۔

(۲) سب سے پہلے مسجد میں سیدھا قدم رکھ کر داخل ہوں اور واپسی پر الٹا (بایاں) قدم رکھ کر مسجد سے باہر آئیں۔

(۳) کوشش کریں کہ مسجد میں جماعت کھڑی ہونے سے چند منٹ پہلے پہنچ جائیں تاکہ سنتیں اگر گھر میں ادا نہ کر سکے ہوں تو سکون سے مسجد میں ادا کر سکیں اور اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ ایسی جگہ سنتیں ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں جہاں نمازی کے آگے سے گزرنے کے کم سے کم مواقع ہوں۔ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ [illegible] جلدی جلدی وضو کرنے کے بعد [illegible] پہلی صف میں سنتیں ادا کرنے [illegible] جماعت [illegible] کھڑی ہوتی ہے لیکن سنتیں ادا کرنے والے مقتدی کی سنتوں کی ادائیگی سے صف میں خلا بھی رہ جاتا ہے اور امام صاحب فرض کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں [illegible] بہت جلد اپنی سنتوں کو پورا کر کے نیت باندھتے ہیں، جب تک امام صاحب پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر چکے ہوتے ہیں۔

(۴) کوشش کی جائے کہ سنتیں کسی ستون کی آڑ میں یا دائیں بائیں ایک جانب کے سرے پر کھڑے ہو کر ادا کی جائیں۔

(۵) بعض امام صاحب کے فرض کی ادائیگی کے بعد بعض نمازی جلد سے جلد صفوں سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور پچھلی صفوں میں جو مقتدی بقیہ فرض نماز [illegible] ادا کر رہے ہوتے ہیں ان کے سامنے سے نکل جاتے ہیں۔ [illegible] شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

خاطر رکھنا چاہیے کہ [illegible] نماز ادا کرنے کے لیے انہیں [illegible] لوگوں کو پھلانگ کر [illegible] نماز ادا کرنی چاہیے تاکہ جو لوگ نماز ادا کر رہے ہیں انہیں [illegible] نمازی کی نماز کو کاٹنے کا موقع نہ ملے۔

(۸) مسجد میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے بعض حضرات قرآن شریف کھلا [illegible] چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ کتاب اللہ [illegible] ہے۔ اسے طاق پر رکھ کر جانا چاہیے۔ [illegible]

(۹) یہ کس قدر افسوسناک صورت حال ہے کہ ہمارے بچے مسجدوں میں آنے کا شوق [illegible]

جہاں نماز کے اوقات میں بھی فرق آ جاتا ہے [illegible] ضرورت ہے کہ [illegible] حضرت ابو مسعودؓ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

(۶) [illegible] نمازی [illegible] اس کے آداب کا خصوصی طور پر اہتمام کریں [illegible] کریں۔ ○○

## نعت —— [illegible]

زمیں کی ہوا، آسماں کی ہوا
چلی میرے اشک رواں کی ہوا
خدا کی قسم سیرت مصطفیٰؐ
یہ لطف محمدؐ کا ہے معجزہ
مری بزم میں تیز تر ہو گئی
کہاں قافلہ دل عشق رسولؐ
میں ہوں بستر میں مدینہ میں ہوں
مجھے دے گئی ایک دنیا نئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملی آپ کے آستاں کی ہوا
بھٹکتی نہیں کارواں کی ہوا
ملی مجھ کو تیرے بیاں کی ہوا
اثر کر رہی ہے زباں کی ہوا
حضورؐ آپ کے داستاں کی ہوا
کہاں رہ منزل رساں کی ہوا
کہاں لے گئی ہے کہاں کی ہوا
نبیؐ کے مقدس مکاں کی ہوا
معطر ہے سارے جہاں کی ہوا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

# اجودھیا پر نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے مایاوتی کا انکار

اتر پردیش میں بی جے پی - بی ایس پی کی ملی جلی حکومت نے بابری مسجد کیس جانے کے معاملے میں نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے انکار کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ مایاوتی نے ایک پریس کانفرنس میں گزشتہ ۱۸ ستمبر کو اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اب نہ تو اس نوٹیفکیشن کی ضرورت ہے اور نہ ہی ایسا کرنے کا کوئی تک ہے۔ اس مقدمہ میں مرکزی وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی، مرلی منوہر جوشی اور اوما بھارتی کو بھی ملزم بنایا گیا ہے۔ جلسہ میں بلائی گئی پریس کانفرنس میں مایاوتی نے کہا کہ ان کی حکومت نے سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق اس سلسلہ میں اپنا جواب دے دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں داخل حلف نامہ میں کہا ہے کہ نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مایاوتی نے کہا کہ رائے بریلی میں پہلے سے ہی اجودھیا میں ایک خاص عدالت قائم ہے اس لیے اس معاملہ کی سماعت کے لیے الگ سے خصوصی عدالت قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ سی بی آئی نے بھی ریاستی حکومت سے خصوصی عدالت قائم کرنے کو نہیں کہا ہے۔ سپریم کورٹ میں یہ معاملہ ایک فرد واحد نے اٹھایا ہے۔

بی جے پی کو اجودھیا موضوع پر ہمیشہ چھوٹ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کانگریس اور سماج وادی پارٹی کو اس معاملہ کو اچھالنے کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ اب بھی دونوں پارٹیاں نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے کے لیے شور مچا رہی ہیں جبکہ نئے نوٹیفکیشن کا مقدمہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ کانگریس نے ہی ۱۹۸۶ء میں متنازعہ جگہ کا تالا کھلوایا اور پھر ۱۹۸۹ء میں اسی جگہ شلانیاس کرایا۔ جبکہ سماج وادی پارٹی نے یوپی میں اقتدار میں رہتے ہوئے بعد میں کانگریس کی حمایت لی۔ انھوں نے کہا کہ اجودھیا تنازعہ کی جڑ کانگریس ہے۔

اپنی حکومت پر مخالف پارٹیوں کے علاوہ راشٹریہ جنتا دل کے صدر لالو پرساد یادو کے تبصرہ پر سخت رد عمل ظاہر کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ سماج وادی کو معاملہ کی جانکاری نہیں ہے اور غلط اطلاعات دے کر وہ سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے وضاحت کی کہ نیا نوٹیفکیشن جاری ہونے سے ملزمان کا کچھ بھی نہیں ہوگا اور وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے یہ فیصلہ معاملہ کی پوری چھان بین کرنے اور ماہرین قانون سے بات چیت کرنے کے بعد لیا۔ انھوں نے کہا کہ اس بارے میں چھان بین سے یہی بات سامنے آئی کہ ایک اور خاص عدالت کے قیام کے لیے ایک اور نوٹیفکیشن جاری کرنا مناسب نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملہ کی سماعت کے لیے پہلے سے ہی ایک خاص عدالت رائے بریلی میں ہے۔ اس عدالت کا قیام سابق گورنر موتی لال وورا نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ یہ سی بی آئی پر ہے کہ مقدمہ للت پور کی عام عدالت میں چلے یا رائے بریلی کی خاص عدالت میں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اجودھیا معاملے سے متعلق ۔۔۔ کے خلاف دائر کیس ۹۲/۱۹۷ کو دو مقدمات کی ایک نوٹیفکیشن کے لیے للت پور کی ایک خاص عدالت کو سونپ دیا تھا۔ اس معاملہ میں ملزمان کے خلاف فرد جرم بھی داخل کردی گئی ہے۔ بعد میں ۸ جولائی ۱۹۹۳ء کو ریاست میں صدر راج کے دوران ہائی کورٹ کی مرضی کے بغیر ایک نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا جس کے تحت خاص عدالت کو للت پور سے رائے بریلی منتقل کردیا گیا۔ اس کے بعد ۹ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ایک اور نوٹیفکیشن جاری کرکے اجودھیا معاملے سے جڑے مقدمہ نمبر ۹۲/۱۹۷ کی سماعت کے لیے لکھنؤ میں ایک خاص عدالت بنائی گئی اور اس میں ۴۹ ملزمان کے خلاف سماعت شروع کردی گئی۔

مایاوتی نے مزید کہا کہ الٰہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بھی کہا ہے کہ اس سال کی مدت گزر جانے کے بعد بھی ۹۲/۱۹۸ معاملے کی سماعت رائے بریلی میں اب تک شروع نہیں ہوسکی ہے۔ بنچ نے ۱۲ فروری ۲۰۰۱ء کو اپنے تبصرہ میں کہا تھا کہ فرد جرم سے سماعت کی رفتار کم ہوسکتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے اور ان کی حکومت کسی فرد واحد کے لیے خصوصی عدالت کی تشکیل کے حق میں نہیں ہے۔ انھوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ سی بی آئی اس معاملے کی سماعت للت پور کی عدالت یا رائے بریلی کی خاص عدالت میں کیوں نہیں کروانا چاہتی۔ انھوں نے اجودھیا معاملے میں اپنی حکومت اور بی ایس پی کے رخ کو دہراتے ہوئے کہا کہ وہ عدالت کے فیصلے کو ماننے پر پوری طرح قائم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان کی حکومت چاہتی ہے کہ اس معاملے میں قصوروار افراد کو سزا دلائی جائے لیکن سب کچھ قانون کے مطابق ہونا چاہیے۔ □□

# سونیا کے تعلق سے شرد پوار کا موقف
## کیا یہ کانگریس میں واپسی کی کوشش ہے

کانگریس کی صدر مسز سونیا گاندھی کے خلاف غیر ملکی نژاد کے تنازعہ کو راشٹروادی کانگریس کے صدر شرد پوار سے بھلا کون بھول سکتا ہے۔ کانگریس نے مخالفین کو مات دے دی ہے۔ سونیا خود تو اس معاملے پر خاموش رہیں لیکن شرد پوار نے اس موضوع کو بے وقت کی راگنی قرار دے کر سونیا کے غیر ملکی ہونے کے معاملے کی ہوا نکال دی۔ پوار کی اس خود سپردگی سے ان کی اپنی ہی پارٹی کے جنرل سکریٹری پی اے سنگما حیرت زدہ ہیں۔ سنگما جب تک کے سر میں سر ملاکر غیر ملکی نژاد ہونے کے موضوع کو آج تک اٹھاتے تھے لیکن پوار کی ایک ہی آواز نے معاملے کو ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا ہے۔ معاملہ اٹھانے کے طریقہ پر پوار اور سنگما میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ لیکن کانگریس کے ذرائع اس کو پارٹی کے سیاسی انتقام کا احساس دیتے ہیں۔

کہا جارہا ہے کہ پارٹی لیڈر اور سونیا گاندھی کی سیاسی سکریٹری امبیکا سونی نے پوار سے اپنے قریبی تعلقات کو بحال کرتے ہوئے سنگما کی مہم کو سبوتاژ کردیا جو کانگریس کے لیے ۔۔۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ جلد ہی پوار کانگریس میں واپسی کا راستہ تلاش کررہے ہیں۔ دلیل یہ دی جارہی ہے کہ پوار وزیر اعظم بننے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں اور کانگریس کی مدد یا کانگریس میں واپسی کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوسکتا اس لیے پوار نے راشٹروادی کانگریس پارٹی کے کیمپ میں سونیا گاندھی کے غیر ملکی ہونے کے موضوع کو کنارے کرکے گجرات انتخابات میں بی جے پی کو گھیرنے کے لیے سیکولر قوت ہونے کی تجویز رکھی ہے۔

بے شک سنگما نے اس موضوع پر آر پار کی لڑائی کا اعلان کیا تھا اور کل ہند سطح کے دورے میں سونیا گاندھی کے غیر ملکی نژاد کو موضوع بنانے کی بات کی تھی جس کے بعد سنگما نے معاملے کو آگے بڑھاتے ہوئے کسی غیر ملکی کو وزیر اعظم بننے سے روکنے کیلئے پارلیمنٹ میں بل لانے کی وکالت شروع کردی تھی۔ انھوں نے کانگریسیوں سے بھی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے قیادت میں تبدیلی لانے کو کہا تھا۔

سنگما نے کانگریس کے کچھ لیڈروں کے ہمراہ بھی بنانے کی کوشش کی تھی۔ انھوں نے جہاں ۔۔۔ سنگما غیر ملکی نژاد وزیر اعظم کے لائق قرار دیا تھا وہیں سے لگانے چند بادوں کے ساتھ حل کرنیا اور چرچانے کی بھی بات کی تھی لیکن پوار نے اس پورے ہی موضوع کی ہوا نکال دی ہے۔

راشٹروادی کانگریس کی تشکیل ہی غیر ملکی سوال پر ہوئی تھی لیکن پوار کے سامنے ہی مہاراشٹر کی ملی جلی حکومت بھی ہے جسے بچائے رکھنے کیلئے انھوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ دوسری طرف سنگما اس معاملے میں کافی آگے بڑھ چکے تھے انھوں نے نہ صرف ۔۔۔ مبارک باد کا پیغام بھیجا تھا بلکہ پارلیمنٹ میں غیر ملکی نژاد شخص کو کسی اعلیٰ عہدے پر نہ بٹھانے کی تجویز بھی پیش کردی لیکن سنگما پر پوار بھاری پڑگئے۔

کانگریس غیر ملکی والی اس کی مہم میں بی جے پی خاص طور سے جب وزیر اعظم کا ہاتھ ۔۔۔ بی جے پی نے یہ کہہ کر پلا جھاڑ لیا ہے کہ وہ آئندہ لوک سبھا انتخابات میں اس موضوع کو اپنے انتخابی ایجنڈے میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ مرکزی حکومت نے بھی واضح کردیا کہ کچھ سال قبل صدر جمہوریہ نے سونیا گاندھی کو حکومت سازی کی جو دعوت دی تھی وہ اصولاً غلط نہیں تھی۔

ادھر کانگریس نے پورے ملک میں اپنے کارکنان کو سرگرم کردیا ہے۔ سونیا گاندھی کے سیاسی سکریٹری احمد پٹیل کا کہنا ہے کہ سونیا گاندھی امیٹھی اور بلاری دو مقامات سے چناؤ جیت چکی ہیں عدالت کا فیصلہ بھی ان کے حق میں آچکا ہے۔ ان کی قیادت میں کانگریس کی حکومتیں تین ریاستوں سے چودہ ریاستوں میں بن گئی ہیں اس لیے غیر ملکی ہونے کا شوشہ کوئی وزن نہیں رکھتا۔ موتی لال وورا کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ تو اسی دن خارج ہوگیا تھا جب صدر کے آر نارائنن نے سونیا کو حکومت سازی کے لیے بلایا تھا۔ کانگریس وزرائے اعلیٰ اور کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان بھی کانگریس کے بچاؤ میں آگے آچکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سونیا گاندھی کو ۔۔۔ کے معاملے کو ذاتی لڑائی بنانے کا ملال ہے۔ کانگریس لیڈر یہ بھی کہتے ہیں کہ سونیا گاندھی نے تو ابھی تک خود کو امیدوار برائے وزیر اعظم پیش کیا ہی نہیں ہے اس لیے یہ ادعا بلاشبہ بے وقت کی راگنی ہے۔ □□

## ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی کے قارئین کے لیے اہم خوشخبری

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہم نے اپنے قارئین سے ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے معیار کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں رائے طلب کی تھی۔ الحمد للہ قارئین کرام نے اس پر توجہ فرمائی اور بہت بڑی تعداد میں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے ہمیں نوازا جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

قارئین حضرات کے بھیجے گئے مشوروں کی روشنی میں ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے معیار کو بہتر بنانے اور اسے قارئین کے لیے زیادہ سے زیادہ پرکشش اور مفید بنانے کے لیے حسب ذیل تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔

(۱) الجمعیۃ کی ضخامت میں چار صفحات کا اضافہ کرکے اس کے صفحات سولہ کیے جارہے ہیں۔

(۲) موجودہ عنوانات کے ساتھ ساتھ تاریخ، مراسلات، کھیل کود، ادبیات، شاعری، گوشہ خواتین اور دیگر دلچسپ عنوانات کا اضافہ کیا جارہا ہے۔

(۳) پہلا اور آخری صفحہ کم سے کم تین رنگوں میں پیش کیا جائے گا۔

(۴) ان تمام خوبیوں کے ساتھ ہفت روزہ الجمعیۃ کی قیمت تین روپے سے بڑھا کر پانچ روپیہ کی جارہی ہے۔

ہفت روزہ الجمعیۃ اپنے ان تمام پرکشش اور خوبصورت تبدیلیوں کے ساتھ بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے۔

قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

رابطہ کے لیے: منیجر ہفت روزہ الجمعیۃ، مدنی ہال، ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲

# ہر سطح پر مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے

## ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب

## ۲ اکتوبر سے ملک و ملت بچاؤ تحریک شروع کرنے کا فیصلہ

# دلتوں کو مسلمان یا عیسائی ہونے پر حقوق و مراعات سے محروم نہ کیا جائے

## مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کے ایک روزہ اجلاس کا مطالبہ

### تجویز کا متن

## راحت رسانی برائے سیلاب زدگان شمالی بہار کی رپورٹ

### ملک و ملت بچاؤ تحریک کیلئے جوش و خروش

## جمعیۃ علماء انبالہ و مینانگر کی خصوصی مجلس کا انعقاد

## نوٹس منجانب محکمہ شرعیہ مظفر نگر، یوپی

## سانحۂ ارتحال

## اجمالی رپورٹ ملک و ملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ء

مفتی مشفق احمد اعظمی

[illegible]

## ملک و ملت بچاؤ تحریک کی تیاریاں شباب پر

### مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک

[illegible]

## ملک و ملت بچاؤ تحریک

آج مورخہ ۲۹ اگست ۲۰۰۲ء بروز جمعرات [illegible]

[illegible]

### مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک ضلع مظفر نگر (یوپی)

[illegible]

### مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک ضلع [illegible] (یوپی)

[illegible]

### مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک بلند شہر (یوپی)

[illegible]

### مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک ضلع [illegible]

[illegible]

## ملک و ملت بچاؤ تحریک

سوز بستوی

[illegible]

## فہرست ممبران مجلس عمل استحکام ملک و ملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ء

### صوبہ دہلی

[illegible]

### صوبہ بہار و جھارکھنڈ

[illegible]

### صوبہ گجرات

[illegible]

### صوبہ تامل ناڈو

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
R. N. I. NO. – 38985/82
Posting Date - 23/24 Sep. 2002
27 September - 3 October 2002
Postal Registration No. – DL – 11052/ 2002

# کشمیر کے اسمبلی انتخابات کیا غیر جانب دارانہ ہو سکیں گے؟

## معروف صحافی جناب احسن مفتاحی کی تجزیاتی تحریر

[illegible]

# ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی کا دینی مدارس نمبر

## دینی مدارس کیلئے سنہری موقع

[illegible]

دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات سے درخواست ہے کہ اس اہم دستاویزی نمبر میں اپنے مدرسہ کا تعارف فوٹو کے ساتھ بطور اشتہار ۳۰ستمبر ۲۰۰۲ء تک دفتر الجمعیۃ کو ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ یہ تعاون آپ کی طرف سے ادارہ کے لیے ایک گرانقدر عطیہ ہوگا۔

[illegible]

## ریٹ لسٹ اشتہارات

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اندرون صفحات | پورا صفحہ | سائز 15x24 | سینٹی میٹر | بلیک | 3,000/- |
| " | نصف صفحہ | سائز 16x12 | سینٹی میٹر | بلیک | [illegible] |
| " | چوتھائی صفحہ | سائز 8x6 | سینٹی میٹر | بلیک | 1,000/- |
| ٹائٹل کے اندرونی صفحات | پورا صفحہ | سائز 15x24 | سینٹی میٹر | چار کلر | [illegible] |
| " | نصف صفحہ | سائز 16x12 | سینٹی میٹر | چار کلر | 3,000/- |
| " | چوتھائی صفحہ | سائز 8x6 | سینٹی میٹر | چار کلر | 2,000/- |
| آخری صفحہ مکمل | پورا صفحہ | سائز 15x24 | سینٹی میٹر | چار کلر | 8,000/- |
| " | نصف صفحہ | سائز 16x12 | سینٹی میٹر | چار کلر | 5,000/- |
| " | چوتھائی صفحہ | سائز 8x6 | سینٹی میٹر | چار کلر | 3,000/- |

[illegible]



# ۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء سے ملک و ملت بچاؤ تحریک شروع ہو رہی ہے، زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کامیاب بنائیں۔ جمعیۃ علماء ہند کی اپیل